شذرات

(گزشتہ سے پیوستہ)

امام زفر کے بعض شیوخ اور تلامذہ

زفر نے امام اعظم ابو حنیفہؒ سے فقہ حاصل کیا اور ان کی خدمت میں بیس برس سے زیادہ رہے کتاب مناقب کروری (۲ — ۱۰۴) میں امام زفر سے ہے میں امام ابو حنیفہؒ کے پاس بیس سال سے زیادہ رہا۔ میں نے ان سے لوگوں پر زیادہ شفیق اور خیر خواہ نہیں دیکھا۔ اور وہ اپنے کو اللہ تعالیٰ کے لئے خرچ کرتے تھے۔ عام دن مسائل میں مشغول رہتے تھے اور ان کو حل کرتے تھے۔ اور نوازل کے جواب دیتے تھے، جب مجلس سے اٹھتے تھے تو کسی بیمار کی طبع پرسی کرتے تھے۔ یا کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تھے یا کسی فقیر کی غمخواری کرتے تھے یا کسی بھائی سے مواصلات یا اس کی حاجت روائی کرتے تھے۔ اور جب رات ہوتی تھی تو تلاوت، عبادت اور نماز کے لئے خلوت کرتے تھے۔ وفات تک آپ کا یہ معمول رہا۔ پھر اچھا ہے شیخ وہ شیخ اور اچھا ہے تلمیذ وہ تلمیذ امام زفر نے حضرت امام ابو حنیفہ سے فقہ حاصل کیا اور اس کے ساتھ حدیث کی بھی اکثر ان سے روایت کرتے تھے۔

ابو سعید سمعانی نے اپنی کتاب انساب میں جعینی احمد بن بکر بن سیف سے تذکرہ کے ماتحت لکھتا ہے: ثقہ ہے روایت کرتا ہے۔ ابو وہب محمد بن مزاحم مروزی سے وہ زفر سے وہ ابو حنیفہ سے کتاب الآثار کی روایت کرتا ہے۔ اور اکثر ان کے غیر سے روایت کی ا ھ۔ حاکم نے (۱۶۴) اپنی کتاب (معرفۃ علوم الحدیث) میں لکھا ہے کہ زفر کے لئے حدیث میں دو نسخے ہیں ایک ابو وہب کی روایت اور دوسری شداد بن حکیم کی۔ اور حدیث میں زفر کی مرویات ان کی اسانید سے کتابوں میں بیان کی گئی ہیں جیسے ابو شیخ اور ابو نعیم کی اصفہان کی تاریخوں میں اور خطیب کی تاریخ وغیرہ ہیں۔

حدیث میں امام زفر کے شیوخ میں سے سلیمان بن مہران الاعمش، یحییٰ بن سعید الانصاری، محمد بن اسحٰق صاحب المغازی، یحییٰ بن عبداللہ تیمی، اسماعیل بن ابی خالد، ایوب سختیانی، زکریا بن ابی زائدہ، سعید بن ابی عروبہ اور دوسرے شیوخ حدیث شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کے اسماء کے ذکر کرنے میں طوالت ہوتی ہے۔

امام زفر سے جن لوگوں نے روایت کی اور تلمذ حاصل کیا ان میں عبداللہ بن مبارک، شفیق بن ابراہیم محمد بن حسن، وکیع بن جراح، سفیان بن عیینہ، ابوعلی عبیداللہ بن عبدالمجید البصری، البتی کے شاگردوں میں سے جو ان کی طرف نقل کر گئے اور محمد بن عبداللہ القاضی، حضرت انس بن مالک کی اولاد میں سے اور ہلال بن یحییٰ جو کہ معروف ہیں۔ ہلال الرائی سے، حکم بن ایوب، شداد بن حکیم، نعمان بن عبد السلام، مالک بن فدیک، ابوعاصم النبیل الضحاک بن خالد، الحسن بن زیاد اللؤلوی، ابو وہب محمد بن مزاحم المروزی، ابونعیم الفضل بن دکین، بشیر بن قاسم، سعید بن اوس، ابراہیم بن سلیمان حسان بن ابراہیم، مسلم بن ابراہیم، اکثم یحییٰ کے والد، حسن بن ولید، محمد بن اعین، عبداللہ بن ابی رزمہ، محمد بن وہب، عمر بن زجاج، عبداللہ بن داؤد، النحریبی، خالد بن حارث الحافظ، عبداللہ بن زیاد۔ اور علم کے حاملین جو کہ شہروں میں پھیلے ہوئے ہیں۔

امام طحاوی اور دولابی نے روایت کی۔ تحقیق ابوعاصم نبیل امام زفر کے پاس آتے جاتے تھے وہاں ایک دوسرا شخص جس کی کنیت ابوعاصم تھی سادہ لباس والے وہ بھی امام زفر کے پاس آتا جاتا تھا۔ پھر ابوعاصم ضحاک بن مخلد امام زفر سے آنے کی اجازت مانگی۔ امام زفر کی لونڈی باہر آئی اور کہا کہ کون ہے اس نے کہا کہ میں ابوعاصم ہوں پھر وہ اپنے مولا کے پاس گئی اور کہا کہ ابوعاصم دروازہ پر کھڑا ہے۔ پوچھا ان دونوں میں وہ کون ہے اس نے کہا نبیل ہے پھر مجھے اجازت مل گئی میں اندر داخل ہوا تو مجھے امام زفر نے کہا اباعاصم لونڈی نے تجھے وہ لقب دیا ہے جو کبھی تجھ سے جدا نہ ہوگا تجھے نبیل کا لقب دیا ہے پھر یہ لقب میرے لئے لازم ہوگیا۔ ابن ابی العوام نے کہا مجھے یہ حدیث کی محمد بن احمد بن اشعت نے کہا سنا میں نے یزید بن سنان سے کہتے تھے سنا میں نے ابوعاصم سے اس کی طرح برابر کہتے ہوئے ا ہ۔

مناقب کردری میں ابن مبارک سے ہے کہ اس نے امام زفر سے سنا کہتے ہوئے، جب تک

ہمارے پاس اثر ہوگا تو ہم رائے کو نہیں لیتے جب اثر آتا ہے تو ہم رائے کو چھوڑ دیتے ہیں ا ھ۔ یحیٰی بن اکثم کے والد سے روایت ہے کہ میں نے وکیع کو دیکھا امام زفر کے پاس آتے جاتے ہوئے صبح کے اوقات میں اور امام ابو یوسف کے پاس شام کے اوقات میں پھر امام ابو یوسف کو چھوڑ دیا پھر سارا آنا جانا امام زفر کے پاس کر دیا کیونکہ وہ فارغ تھے اور وہ کہتے تھے (اللہ کے لئے تعریف ہے کہ اس نے تجھ کو امام کا خلیفہ بنایا لیکن مجھ سے امام کی حسرت نہیں جاتی) فضل بن دکین سے روایت ہے کہ جب امام (ابو حنیفہ) وفات پاگئے تو میں نے امام زفر کی صحبت اختیار کی کیونکہ وہ امام صاحب کے تلامذہ میں سے زیادہ فقیہ اور زیادہ پرہیزگار تھے۔ حسین بن ولید کہتا ہے کہ زفر امام صاحب کے تلامذہ میں سے زیادہ سخت اور نظر سن دقیق ہیں۔

امام زفر کے اقوال کا نمونہ اور مسائل کا جواب

ابن ابی العوام طحاوی سے وہ محمد بن حسن بن مرداس سے وہ ابو بکرۃ العطار سے وہ ابو عاصم نبیل سے اس نے کہا کہ امام زفر بن ہذیل نے فرمایا جو اپنے وقت سے پہلے بیٹھا وہ ذلیل ہوا۔ یعنی جس نے اپنے لئے علم کے نشر کے لئے خاص مجلس بنائی اس سے پہلے کہ وہ علم میں کامل ہو تو امتحانی شواہد اس کو رسوا بنائیں گے اور اس کا جہل مسائل کے اجوبہ میں خطاؤں سے کھل جائے گا اور کئی نئے لوگ ہیں جن کو غرور لاحق ہوتا ہے پھر وہ اپنے لئے اپنے استاذ سے بے پرواہی کا گمان کرتا ہے اور اپنے وقت سے پہلے علمی مجلس مستقل بناتا ہے پھر وہ اپنے رشد کی طرف لوٹتا ہے اور اپنے شیخ کی ملازمت کی طرف لوٹتا ہے۔

اسی اسناد نے ابن مرداس کی طرف اس نے زید بن اخزم سے اور وہ ابو عاصم سے وہ امام زفر سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو ایک لونڈی ہزار درہم کے مقابل اس شرط پر بیع کی کہ وہ تین دن کے درمیان پیسے نقد دے دیگا ورنہ دونوں کے درمیان بیع نہ ہوگی۔ امام زفر نے فرمایا کہ یہ بیع فاسد ہے۔ ابن ابی العوام نے طحاوی سے روایت کی اس نے ابو العباس ایلی سے اس نے زید بن اخزم سے اس نے عبداللہ بن داؤد سے کہ میں نے امام زفر بن ہذیل سے سوال کیا روٹی کے قرض کے متعلق، انھوں نے کہا وزن کے سوا جائز نہیں ہے۔